REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم یکشنبہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۴ شعبان ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ صلح ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی اور گھبراہٹ رہی ۔ رات نیند ٹھیک آگئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

بھارت نے پاکستانی سرحدوں پر آٹھ ڈویژن فوج جمع کر دی

"ایک اور بکتر بند ڈویژن کی آمد سے صورت حال تشویشناک ہوگئی ہے" دفتر خارجہ کا اعلان

کراچی ۲۰ جنوری ۔ دفتر خارجہ نے پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج کے ایک اور بکتر بند ڈویژن کی آمد سے پیدا ہونے والی صورت حال کو تشویشناک قرار دیا ہے ۔ اس ڈویژن کو ایک ایسی جگہ متعین کیا گیا ہے ۔ جہاں سے پاکستان پر آسانی سے حملہ ہو سکتا ہے ۔ دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ بھارت کی چھ ڈویژن فوج پہلے سے ہی مغربی پاکستان کی سرحد پر موجود ہے ۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے بھارتی لیڈروں کے بیانات کہ بھارت بزور شمشیر آزاد کشمیر پر قبضہ کرے گا پاکستان کے لئے بڑی تشویش کا باعث ہیں ترجمان نے کہا کہ اگرچہ بھارت کی صرف ۴۴ فیصد سرحد پاکستان سے ملتی ہے لیکن اس نے اپنی فوجوں کا ۸۰ فیصدی حصہ پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر رکھا ہے ۔ بھارتی فوج کے چھ ڈویژن مغربی پاکستان کی سرحد پر ہیں ۔ جبکہ ایک ڈویژن مشرقی پاکستان کی سرحد پر ہے ۔ ایک اور ڈویژن جھانسی سے مغربی پاکستان کی سرحد کے قریب ایک ایسے مقام پر لایا گیا ہے جہاں سے پاکستان پر آسانی سے حملہ ہو سکتا ہے ۔

"پاکستانی فوجیں ہر حملہ آور کو پسپا کر دینگی" (صدر ایوب)

"بھارت ساری ریاست جموں و کشمیر کو نگل لینا چاہتا ہے"

لاڑکانہ ۲۰ جنوری ۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا آئندہ اقدام عدل و انصاف پر مبنی ہوگا ۔ آپ نے کہا کہ بھارت کی یہ خواہش ہے کہ ساری ریاست جموں و کشمیر کو نگل لے ۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر اس نے پاکستان کے خلاف ہر قسم کا جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کو پروپیگنڈا کے پلیٹ فارم کے طور پر کبھی استعمال نہیں کیا ۔ اس روش پر بھارت گامزن ہے ۔ صدر ایوب کل بتی سے لاڑکانہ پہنچے ۔۔ اخباری نمائندوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے گفتگو کر رہے تھے

ایک سوال کے جواب میں صدر ایوب نے کہا پاکستانی فوجیں ہر اس طاقت کو پسپا کر دیں گی ۔ جو پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدام کی جرأت کرے گی ۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب کا عزم مغربی افریقہ

مکرم مولوی صالح محمد صاحب مورخہ ۲۱/۱/۶۲ بذریعہ جناب ایکسپریس لغرض اعلائے کلمۃ اللہ غانا مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر اپنے بھائی کو دعاؤں سے الوداع کہیں ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ربوہ کے حلقہ جات میں "وقف جدید" کی اہمیت پر جلسے

احباب جماعت پر "وقف جدید" کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں خصوصی جلسوں کے انعقاد کا انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ جلسے حسب ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوں گے ۔

(۱) حلقہ دارالرحمت :۔ مورخہ ۲۰/۱/۶۲ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت غربی میں جلسہ منعقد ہوگا ۔

(۲) حلقہ دار البرکات وہائی سکول وغیرہ :۔ مورخہ ۲۱/۱/۶۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد نور میں جلسہ منعقد ہوگا ۔

(۳) حلقہ دار النصر ، دار الیمن ، باب الابواب ۔ مورخہ ۲۲/۱/۶۲ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الیمن میں جلسہ منعقد ہوگا ۔

ہر حلقہ کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں ۔ ان تینوں جلسوں میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا ۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

محترمہ سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۰ جنوری نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید لال شاہ صاحب مرحوم (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت سید ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی بڑی ہمشیرہ تھیں) کل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء بروز جمعہ بوقت ۱½ بجے بعد دوپہر بعمر ۷۶ سال وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون

نماز جنازہ کل بعد نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۔ بعد ازاں مرحومہ کا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا جہاں مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شمس صاحب نے دعا کرائی ۔

مرحومہ کو یہ خاص شرف حاصل تھا کہ وہ نہ صرف ایک قدیمی اور مخلص صحابی کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۲۱ جنوری ۶۲ء

اتحاد بین المسلمین کا بنیادی اُصول

شیعہ ہفت روزہ اخبار "رضاکار" کے ایک اداریہ سے:-

"انجمن غلامان اہلبیتؑ کی طرف سے ۲۲-۲۳-۲۴ دسمبر ۱۹۶۱ء کو لیلا پارک لاہور میں ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان کی زیر سرپرستی امیر المومنین حضرت علیؑ کی یوم پیدائش کے سلسلہ میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوئے تھے منتظمین اجلاس نے اس مبارک موقع پر اتحاد بین المسلمین کے رشتوں کو مضبوط بنانے کے لئے ہر مسلک کے علماء کو دعوت شرکت دی کہ وہ اپنے اپنے اعتقادات کی روشنی میں حضرت امیر المومنینؑ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالیں۔ چنانچہ تمام مسلّمہ اسلامی فرقوں کے حضرات علماء کرام نے اس دعوتِ اتحاد کو بصد خوشی منظور فرمایا اور ان جلسوں میں تقاریر فرما کر حضرت امیر المومنین کی خدمتِ اقدس میں اپنا خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس حقیقت سے کوئی ہوشمند پاکستانی مسلمان انکار نہیں کر سکتا کہ پاکستان کا معرض وجود میں آنا مسلمانوں کے باہمی اتحاد ہی کا نتیجہ ہے اور اب مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر، ترقی اور استحکام کا راز بھی اسی اتحاد میں مضمر ہے۔ لہٰذا ہر محب وطن پاکستانی مسلمان یہ اپنا ملّی فریضہ سمجھتا ہے کہ وہ اتحاد بین المسلمین کے رشتوں کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنائے۔ اسی بناء پر ہم نے مذکورہ اجلاس کے منتظمین کے اس اقدام کو سراہا کہ ان کے اس اقدام سے اتحاد بین المسلمین کے رشتے مستحکم ہوں گے لیکن بعض حضرات کو مسلمانوں کا یہ باہمی اتحاد پسند نہیں آیا۔ چنانچہ انہوں نے اب ایسے "شوشے" چھوڑنے شروع کر دئے ہیں کہ آئندہ شیعہ سنی ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہو سکیں۔ وہ اتحاد کو غلط رنگ میں پیش کر کے یہ تاثر پیدا کر رہے ہیں اور اقلیتی فرقہ (شیعوں) کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ وہ اپنے معتقدات کو خیرباد کہہ کر اکثریتی فرقہ میں مدغم ہو جائیں۔ تب ہی اتحاد اسلامی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے گا — ہمارے نزدیک اتحاد اسلامی کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز مذہبی تنگ نظری، سخت گیری اور تعصب ہے۔ عملی طور پر یہ ان ہونی بات ہے کہ تمام فرقِ اسلامیہ ہر حیثیت سے ایک نقطہ پر مجتمع ہو سکیں۔ مذہبی اختلافات کو نہ تبادلہ خیالات ختم کر سکتا ہے اور نہ مشاورت — لیکن مفاد ملّی کے لئے صحیح طریق کار یہ ہے کہ خدائی فرمان "تعالوا الی کلمۃ سواء" کو پیش نظر رکھتے ہوئے، مشترکہ نقطوں پر زور دیا جائے اور ان مشترک نقطوں کو مرکزِ اتحاد بنا کر تمام مسلّمہ اسلامی فرقوں کو نصرت اسلام کے لئے کمربستہ کیا جائے۔ اختلافی مسائل کو صرف علمی حیثیت سے کتابوں کے حوالے رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی بنیاد پر کسی مقابلہ اور جنگ کو ترک کر دیا جائے نیز انہیں بنائے منافرت قرار نہ دیا جائے۔ موسیٰ بدین خود اور عیسیٰ بدین خود پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر ایک فرقہ کے افراد کے احساسات مذہبی کا احترام کیا جائے۔ اور اس طرح ایک مشترکہ اسلامی محاذ کی تشکیل کی جائے۔ یہی صحیح طریقہ اتحاد اسلامی کا ہے اگر تمام اسلامی فرقے اس کو نصب العین قرار دے کر جدوجہد کریں۔ تو یقیناً کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی شکل ہو گی وہ قابل عمل نہیں ہے اور اس سے ملت میں مزید انتشار پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اتحاد اسلامی کے یہ معنی بیان کرنا کہ ایک فرقہ اپنے معتقدات مذہبی کو خیرباد کہہ کر دوسرے فرقہ میں مدغم ہو جائے یقیناً غلط ہے کیونکہ اتحاد ہمیشہ دو مستقل ہستیوں کے درمیان ہوتا ہے جب شیعہ بحیثیت شیعہ ہی کے باقی نہ رہیں گے تو سواد اعظم سے اتحاد کون کریگا؟ اتحاد کے لئے دو فریق کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا یہ تصور ہی غلط ہے کہ شیعہ اپنے کو فنا کر دیں تو اتحاد ہو جائے گا۔ اس قسم کا اتحاد چاہنے والوں کی نیت میں یقیناً کھوٹ ہے اور وہ دل سے اتحاد اسلامی کے حامی نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ رضاکار لاہور ۱۶- جنوری ۶۲ء)

اسلامی فرقوں کے باہمی اتحاد کے متعلق معاصر نے جو اصول پیش کئے ہیں وہ سو فیصد درست ہیں اور ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ یہی وہ اصول ہیں جو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے کئی سال پہلے مسلمانوں کے سامنے رکھے تھے۔ چنانچہ آپکی طرف سے جو مضمون ۱۹۲۴ء میں دہلی کی آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں پڑھا گیا تھا۔ اس میں اتحاد بین المسلمین کا یہی اصول نہایت وضاحت سے پیش کیا گیا تھا۔ ذیل میں آپ کے لیکچر شملہ میں سے جو ۱۹۲۷ء میں دیا گیا تھا ایک اقتباس اس کے تعلق میں نقل کرتے ہیں۔ (یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ باتیں انگریزی عہد میں کہی گئی تھیں اس لئے اس زمانے کے حالات کا رنگ ان میں پایا جاتا ہے۔ مگر اتحاد بین المسلمین کا اصول وہی ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے)۔

"اب میں قومی فرائض اور ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پہلی قومی ذمہ داری رواداری ہے۔ اختلاف رائے کو سُن کر جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اختلاف رائے کو سُن لینے کی قوت پیدا کریں اس سے عقل تیز ہوتی ہے اور سوچنے اور سمجھنے کا مادہ بڑھتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ اختلاف نہ ہو جبکہ مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف استعدادوں کے لوگ موجود ہیں تو اختلاف رائے کا ہونا ضروری ہے۔ ایسی حالت میں ہم رواداری نہیں برت سکتے تو اس کے استعمال کا محل ہی کونسا ہے؟ رواداری اختلاف رائے ہی کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔

اب اگر میں سلسلہ کی بات کرنے لگوں تو جھٹ بعض آدمی کہنے لگیں گے کہ دیکھو! یہ اب اپنے سلسلہ کے متعلق بیان کرنے لگا ہے۔ یہ عدم رواداری کی مثال ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے ڈرنے کیوں ہو؟ پس کبھی اختلاف رائے سے نہ تو گھبراؤ اور نہ بے جا جوش میں آکر عدم رواداری کا ثبوت دو۔ ہم کبھی اختلاف رائے سے گھبراتے نہیں۔ میں تو قادیان میں اپنی مسجد میں آریوں کو بلا کر بھی اجازت دیدیتا ہوں کہ جو تم کہنا چاہتے ہو کہو اور اعتراض کرو ہم اس سے کبھی ڈرتے نہیں اور نہ جوش میں آتے ہیں اس لئے کہ ہمارے پاس ان کے اعتراضوں کے جوابات ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں اور انہیں کرنی چاہیئے۔ تو حریت ضمیر کو پھیلنا چاہیئے۔ اگر ایسے مجمع میں جہاں مختلف خیال کے لوگ ہوں ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف تقریر کر رہا ہے، امن کو قائم رکھنے کے لئے وہ فریق جس کے خلاف دوسرا بول رہا ہے کھڑا ہو جائے اور اپنے ہم خیال لوگوں کو اپنے نفس پر قابو پانے اور رواداری دکھانے کی تعلیم دے اور امن کو قائم رکھے تو اعتراض کرنے والے فریق کو خود شرم آئے گی کہ وہ دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کرے۔

اسی طرح اگر ہندوؤں کے خلاف کوئی مسلمان تقریر کر رہا ہے تو ہندو امن کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے خلاف کوئی ہندو بول رہا ہے تو مسلمان اپنی رواداری کا ثبوت دیں۔ رواداری کا نہ ہونا بزدلی پر دلالت کرتا ہے اور اپنے نفس پر قابو نہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ معتدل پسندی سے جواب دو۔ بے جا جوش اور غصہ کا کوئی نتیجہ نہیں۔ مگر اب حالت بالکل بدل گئی ہے۔ لوگ اختلاف رائے کا سننا تو درکنار اس سے ملنا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ لاہور کے گذشتہ فساد کے ایام میں میں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا کہ وہ قیام امن میں حصہ لیں اور مظلوم اور زخمیوں کی امداد کریں۔ عام طور پر ان مسلمانوں نے بھی جو ہماری جماعت میں نہیں اس کام کو پسند کیا۔ لیکن ایک شخص سے وہ مرہم لگانے کے لئے گئے انہیں اس قدر وحشت ہوئی کہ وہ چاہتا تھا کہ میرے آدمی جلد اسکے پاس سے چلے جاویں۔ وہ ہمارے کام کو پسند کرتا تھا۔ مگر اختلاف رائے کی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

مگر میری حالت بالکل جدا ہے۔ اسی لاہور کا واقعہ ہے کہ ایک ہندو ڈاکٹر میرے پاس آئے اور کہا کہ گاندھی جی نے کہا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ قادیان جا کر مجھے نان کواپریشن کا وعظ کریں۔ میں نے کہا بہت خوب ہے۔ وہ شوق سے آئیں اور مجھے سمجھائیں۔

قومی اتحاد کے لئے پہلی چیز رواداری ہے۔ مسلمانوں میں مختلف فرقے اور عقیدے کے لوگ ہیں جب تک وہ آپس میں رواداری کا برتاؤ نہ کریں تو اتحاد ناممکن ہے۔ اب اگر ایک احمدی سمجھتا ہے کہ یونہی میں نے مرزا صاحب کا نام لیا تو گالیوں کی بوچھاڑ اور پتھر پڑیں گے۔ وہابی سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور مسجد سے باہر نکالا گیا۔ اسی طرح شیعہ سنی ایک دوسرے سے خائف اور ترساں رہیں تو رواداری کیونکر پیدا ہوگی؟

پس قومی ترقی کے لئے رواداری کا مادہ پیدا کرو اور خلاف سننے سے مت گھبراؤ کوئی ماننے پر مجبور نہیں کرتا۔

دوسرا قومی فرض اتحاد ہے۔ قومی ترقی چاہتے ہو تو مشترک امور میں ایک ہو جاؤ۔ مثلاً ملازمت کا سوال ہے کہ مسلمانوں کو حکومت کے مختلف محکموں میں ملازمتوں کے لئے ان کو جائز حق دیا جاوے۔ اس مطالبہ میں احمدیت اور غیر احمدیت کا کیا سوال ہے؟ غور کرو مسیح کی وفات یا زندگی کو ملازمتوں کے مسئلہ

(باقی صفحہ پر)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از خلیفہ صباح الدین احمد صاحب ابن مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

جلسہ سالانہ کے پہلے دن ۲۶ دسمبر کی صبح کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر جماعت میں رنج والم کی لہر دوڑ گئی کوئی احمدی ایسا نظر نہ آتا تھا جس کا دل آپ کی جدائی کے غم سے لبریز نہ ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا مقام تاریخ احمدیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ارجمند۔ شعائر اللہ اور بہت سی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ایک بہت بڑے درجہ کا حامل ہے۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر بزرگ کی اچانک وفات پر احباب جماعت نے جس صبر اور وقار کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ایک خدائی جماعت کے شایان شان اور اس کی صداقت کا نشان ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب رضؓ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "قاضی" اور "بادشاہ" الہام فرما کر آپ کی پاک سیرت بیان فرمائی ہے۔ آپ کی شاہانہ طبیعت انصاف پسندی۔ ہر موقعہ پر اظہار حق کو مقدم رکھنا نیکی کی تلقین ہر وقت کرتے رہنا۔ سادگی اختیار کرنا ہر ایک کے دکھ اور تکلیف میں اس کی مدد کرنا۔ غریب پروری اور شفقت کا نمونہ ہونا خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے مبارک اور شاندار خطابات کے عین مطابق ہے کئی احباب کو خاکسار نے یہ کہتے سنا ہے کہ آپ "غریبوں کے بادشاہ" اور "غریبوں کے میاں" ہیں۔ عام طور پر حاجت مند دوست آپ کی خدمت میں اپنی تکالیف کو بیان کرتے تھے۔ خاکسار نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کی آپ نے کسی نہ کسی رنگ میں مدد نہ فرمائی ہو۔ خاکسار نے ایک دوست سے یہ واقعہ سنا۔ کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رضؓ اپنے مکان سے باہر تشریف لا رہے تھے کہ کسی ضرورت مند نے آپ سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپ نے اپنی جیب دیکھی جس میں سو روپے کا نوٹ تھا آپ نے وہی اس کو عنایت فرمایا۔ اس سے بڑھ کر بادشاہی اور غریب پروری اور کیا ہو سکتی ہے۔ ایک دفعہ ربوہ کی ایک بیوہ عورت کی لڑکی دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اسے فوراً لاہور مینٹل ہسپتال میں لے جایا جائے۔ وہ عورت بہت غریب تھی آپ کو اس کی اطلاع ملی آپ نے فوراً اس لڑکی کو اپنے ایک خادم کے ہمراہ اپنے خرچ پر لاہور بھجوایا اور اس لڑکی کے ہسپتال میں داخلے کے لئے سفارشی خط تحریر فرما کر ہر سہولت مہیا فرمائی۔ نیز گاہے گاہے اس کے لواحقین سے اس کی خیریت دریافت فرماتے رہتے تھے۔

حضرت میاں صاحب رضؓ کے خاکسار کے والد محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب سے برادرانہ محبت کے تعلقات تھے۔ جس کی وجہ سے آپ ہمارے ہاں اکثر تشریف لاتے۔ اس طرح خاکسار کو بھی آپ کی صحبت اور قرب کا شرف حاصل رہا۔ ہم نے آپ کو باپ سے بھی زیادہ شفیق پایا۔ ہمارے دل آپ کی محبت اور احترام سے بھرپور ہیں۔ آپ کی یاد ہمارے دلوں سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی

حضرت میاں صاحب رضؓ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ آپ نے ہم سب بھائیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خاص طور پر خاکسار کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ آپ روزانہ قرآن کریم سنتے تھے اور نماز کے وقت مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے اسی طرح سبق آموز کہانیاں یاد کرواتے تھے۔ اور سلسلہ کے اخبارات اور کتب سنتے تھے۔ بعض اوقات آپ چلتے ہوئے بھی خاکسار یا کسی اور سے کوئی کتاب سنتے رہتے۔ حضرت میاں صاحب رضؓ طبیعت کے بہت حلیم۔ رحمدل اور در گزر کرنے والے واقع ہوئے تھے ایک دفعہ خاکسار آپ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ ایک شخص سائیکل پر سوار آیا اور سوار ہونے کی ہی حالت میں حضرت میاں صاحب سے کچھ عرض کرنے لگا۔ خاکسار اس بے ادبی کو محسوس کرتے ہوئے اس شخص سے سختی سے پیش آیا۔ آپ نے خاکسار کو روک دیا۔ اور فرمایا کہ "شاید اس کے لئے کسی وجہ سے سائیکل سے اترنا تکلیف کا باعث ہو۔ اس لئے اسے کچھ نہ کہو"۔ آپ نوجوانوں کو اصلاح کی طرف خاص طور پر توجہ فرمایا کرتے۔ ایک بار آپ کے سامنے شکایت کی گئی کہ چند لڑکے شیشے کی گولیاں اور اخروٹوں سے کھیلتے رہتے ہیں۔ اور اپنی پڑھائی کی طرف کم توجہ دیتے رہتے ہیں آپ خود وہاں تشریف لے گئے ان کو تنبیہ فرمائی۔ اور ان سے آئندہ نہ کھیلنے کا وعدہ لیا۔

حضرت میاں صاحب رضؓ نے خدا تعالیٰ کی خاص نصرت کے بعض اوقات خود خاکسار سے بیان فرمائے تھے جن سے آپ کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ تعلق اور پورے بھروسے کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ آپ شکار کی غرض سے ریاست کپور تھلہ تشریف لے گئے۔ شکار میں زیادہ وقت صرف ہو جانے کی وجہ سے رات آپ کو ایک گاؤں میں گزارنی پڑی جس گھر میں آپ مہمان ٹھہرے اس گھر کا ایک بچہ اسی رات اچانک کہیں کھو گیا۔ اور باوجود تلاش کے نہ ملا۔ آپ نے فرمایا کہ "مجھے یہ احساس ہوا کہ کہیں یہ لوگ یہ نہ خیال کریں کہ میری آمد پر بچہ کی طرف سے بے پروا ہونے کی وجہ سے بچہ گم ہو گیا ہے۔ میں نے خاص توجہ سے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی شروع کی کہ اے خدا میں ان کے گھر مہمان ہوں میرے ہوتے ہوئے ان کو کوئی دکھ نہ پہونچے اور تو ان کا بچہ واپس پہنچا دے دعا کی حالت میں ہی مجھے غنودگی میں ایک بچہ دکھلایا گیا جسے ایک بوڑھا شخص گھر کی طرف لے کر آ رہا تھا"۔ آپ نے سب گھر والوں کو اسی وقت اطلاع دی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بتلایا ہے۔ وہ بچہ ایک بوڑھے شخص کے ساتھ بخیریت گھر پہنچ جائے گا۔ اس لئے سب آرام سے سو جائیں صبح سویرے ہی ایک بوڑھا شخص اس بچے کو لئے ہوئے آیا اس نے کہا کہ یہ بچہ گاؤں سے چھ میل دور گھاس کے ایک ڈھیر میں پڑا سو رہا تھا۔ اس بچے سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ گھر سے باہر ایک گاڑی گزر رہی تھی وہ اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ گاڑی والے نے چھ میل کے فاصلے پر جانے کے بعد اسے اتار دیا۔ وہ رات وہیں روتا روتا سو گیا۔ صبح ایک بوڑھے شخص نے اسے دیکھا جو گاؤں کی طرف آ رہا تھا۔ وہ شخص اس بچہ کے گھر والوں کو بھی جانتا تھا۔ اس طرح وہ بچہ حضرت میاں صاحب رضؓ کی دعا سے بخیریت واپس گھر پہنچ گیا۔ اور وہ گاؤں والوں کے لئے

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہادر کون ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید بالصرعۃ انما الشدید وسلم الذی یملک نفسہ عند الغضب (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہادر وہ شخص نہیں ہے جو دوسرے کو (مقابلہ کے وقت) پچھاڑ دے بلکہ بہادر تو وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس پر غصہ کے وقت کنٹرول رکھتا ہے

تشریح: عوام کے نزدیک بہادری اور جرات کا معیار یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو مقابلہ کے وقت شکست دیدے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس شخص کو دلیر بیان فرمایا ہے کہ جو جذبات و تنازعات کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ کینہ اور غصہ سے اکثر اوقات المناک اور افسوسناک نتائج منظر شہود پر آتے ہیں۔ غضب کے وقت انسان کے حواس مفقود ہو جاتے ہیں اور عقل جواب دے دیتی ہے۔ باہمی تعلقات و روابط میں رخنہ پڑ جاتا ہے۔ اور ایسا شخص ہمیشہ ہی بعد میں شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے کئے پر افسوس کرتا رہتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک ہمارے معاشرہ میں جملہ تنازعات کا بنیادی حل ہے۔ غضب کی حالت میں انتقامی روح دو گنی طور پر تخریبی صورت حال کا المناک منظر پیش کرتی ہے کئی لوگ جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں صرف اپنے نفس پر کنٹرول نہ رکھنے کے باعث تکلیف گزار رہے ہیں کئی آدمی صرف پھانسی اور جرم میں دے دیئے گئے کہ غصہ کی حالت میں ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی اور قتل جیسے ناقابل عفو جرم کے مرتکب ہو گئے

الغرض اپنے نفس پر ضبط کر کے غصہ کو دور کرنا نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ہوتا ہے۔ یہ بات اکثر مشاہدہ میں آئی ہے کہ ذکر الٰہی کی عادت رکھنے والے اپنے نفس پر کنٹرول رکھ سکتے ہیں۔ ان کو بہت کم غصہ آتا ہے اور ان میں غیر معمولی عفو، صبر اور بردباری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

(مرتبہ شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

ایک نشان کا موجب ہوا۔

دوسرا واقعہ جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان فرمایا وہ آپ کے سفر یورپ کا ہے۔ لنڈن کے دوران قیام میں حضرت میاں صاحبؓ کے انگریز سیکرٹری نے آپ سے یہ عرض کیا کہ سفر خرچ میں بہت کمی واقعہ ہو چکی ہے جس کے مطابق اب مزید سفر کا پروگرام مشکل معلوم ہوتا ہے آپ نے سیکرٹری کو فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالےٰ رقم کا بندوبست ہو جائے گا۔ سیکرٹری اس سے بہت حیران ہوا کہ آپ اس ملک میں اجنبی ہیں پھر کس طرح مطلوبہ رقم کا انتظام ہو جائے گا۔ حضرت میاں صاحبؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے خدا تعالےٰ سے بہت دعا کی کہ اے خدا اس غیر جگہ میں میرے لئے اپنی خاص نصرت نازل فرما اور ہماری ضرورتوں کو پورا فرما۔ اگلے ہی روز جبکہ سیکرٹری بھی آپ کے ہمراہ تھا ایک شخص بازار میں آپ کو ملا جس نے آپ کو روک کر Saint Saint کہنا شروع کیا۔ پھر ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ سیکرٹری اس واقعہ سے بہت متعجب ہوا اور کہنے لگا۔ واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔ اس واقعہ سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ کا خدا تعالےٰ سے کتنا تعلق تھا۔ اور آپ کس طرح اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کیا کرتے تھے۔

حضرت میاں صاحبؓ ایک دفعہ تانگہ میں سفر کر رہے تھے کچھ اور لوگ بھی آپ کے شریک سفر تھے۔ کچی سڑک اور جھاڑیوں کے درمیان سے تانگہ گذر رہا تھا کہ اچانک گھوڑا بدک کر رک گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا سانپ سڑک کے عین درمیان میں پھن پھیلائے کھڑا ہے۔ سب لوگ اس سے بچنے کی تدبیریں کرنے لگ گئے۔ آپ فرماتے تھے کہ

"میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے پھر بھی سب لوگ اس سانپ سے خائف ہیں"

آپ تانگہ سے نیچے اترے اور سیدھے سانپ کی طرف تیزی سے چلنے لگے۔ کچھ دیر تو سانپ کھڑا رہا۔ جب آپ زیادہ قریب آئے تو سانپ آپ کے آگے آگے دوڑ پڑا اور ایک جھاڑی میں چھپنے کی کوشش میں تھا کہ آپ نے اسے مار دیا۔

حضرت میاں صاحب کا تمام علم بہت وسیع تھا۔ خاکسار نے جب بھی کسی کو آپ کی خدمت میں کوئی علمی سوال کرتے دیکھا۔ آپ نے ہمیشہ اسے تسلی اور مطمئن کرنے والا جواب دیا۔ آپ کو خاص طور پر انجنیئرنگ اور سائنس سے بہت دلچسپی تھی۔ آپ کے قیام انگلستان کے دوران میں آپ نے انگلستان کی فوجی انجنیئروں کی کانفرنس میں ان کی دعوت پر شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس میں آپ نے رائفل کی مار دور تک کرنے اور نشانے کو زیادہ صحیح بنانے کے لئے مفید مشورے دئیے جو بعد میں عملی طور پر بہت فائدہ مند ثابت ہوئے۔ اس پر آپ کو معقول معاوضہ کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔

آپ کو بندوق کے نشانہ میں خاصی مہارت حاصل تھی۔ آپ اکثر بڑے بڑے شکاروں کے لئے جاتے تھے۔ ایک دفعہ ہرڑیال کے شکار کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کئی ہرڑیال شکار کئے اور کوئی نشانہ خطا نہ گیا۔ بلکہ آپ دوسروں کو بتلا دیتے کہ آپ نے سب سے بڑے ہرڑیال کو گرایا ہے اور اس کے فلاں جگہ پر گولی لگی ہے۔ جو کہ عین اسی جگہ پر پائی جاتی۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پاک سیرت کو پوری طرح بیان کرنا میرے جیسے کم علم کے لئے ممکن نہیں۔ بہرحال خاکسار نے کوشش کی ہے کہ آپ کے بابرکت وجود کی سیرت کے بعض نمایاں واقعات بیان کر دے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ آپ کے مبارک وجود سے جو برکات وابستہ تھیں ہم سب کو ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ جیسے محبت کرنے والے اور شفیق وجود کی جدائی پر احباب جماعت کو عموماً اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خصوصاً صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

دعائے مغفرت

۱۳۔ جنوری ۶۲ء کو میری پھوپھی زاد بہن اور بھاوجہ یعنی برادرم مکرم سید محمد تقی صاحب مرحوم موصی کی بیوہ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ بنت مکرم سید فتح علی شاہ صاحب صحابی مرحوم بمقام گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ احباب ان کی بخشش اور بلندئی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی
مربی جماعت احمدیہ۔ لائلپور

انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۲ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سال کے لئے (۱/۵/۶۲ تا ۳۰/۴/۶۵) عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۶۲ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار الفضل مؤرخہ ۱۳/۱/۶۲ اور ۱۴/۱/۶۲ میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۲ تک کے لئے تقرر کی اب منظوری دی جا رہی ہے ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے انتخابات کے کاغذات بروقت پر کارروائی نہیں ہو سکتی اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوتے ہوں۔ ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرماویں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے انتخاب کی رپورٹ مقررہ میعاد ۱۵/۳/۶۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائے۔ نیز یہ نگرانی بھی فرماویں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہو رہے ہیں۔

(نوٹ) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے تصدیقی رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

محترمہ برکت بی بی صاحبہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

ربوہ ــ محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں مؤرخہ ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء کو قریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ مؤرخہ ۱۷ جنوری کو بعد نماز ظہر احاطہ مسجد مبارک میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شمس صاحب نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں بہت احباب شریک ہوئے۔

مرحومہ صحابیہ تھیں۔ آپ ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئی تھیں۔ نماز روزہ اور تہجد کی پابند تھیں۔ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔

آپ نے چار فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑے فرزند عبداللہ خان صاحب کراچی میں بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے باقی تینوں فرزند ڈاکٹر شیر اسد اللہ صاحب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نواب شاہ سے ربوہ پہنچ گئے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے داماد چوہدری انتصار احمد صاحب آف پنڈ دادنخاں صدر قانونگوئی گجرات آجکل جہلم شہر میں سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق صحت کاملہ اور شفاء عاجل عطا فرمائے۔

(محمد شجاعت علی سینئر انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

مبلغین اسلام کیلئے چند نہایت کار آمد باتیں

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ)

(۳)

۷۔ Perseverance یعنی استقلال۔ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ تبلیغی جدوجہد کے دوران میں اگر وہ کسی نیک اور مفید کام یا پالیسی کو جاری کرے تو پھر اسے بلاخوف وخطر باقاعدہ جاری رکھے اور اس پر کاربند رہے۔ مثلاً اگر کسی جگہ درس جاری کیا ہو یا کوئی رسالہ یا اخبار وغیرہ جاری کیا جائے تو اسے بالالتزام جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پس کسی سکیم یا پروگرام کو شروع کرکے پھر مخالف حالات سے مرعوب ہو کر اسے ملتوی کرنے سے حتی الوسع پورا پورا احتراز کرنا چاہیئے اور ایسے مواقع پر مشکلات اور روکوں کا مقابلہ کرکے استقلال اور مداومت سے کام جاری رکھنا چاہیئے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہترین نیکی وہ ہے جس پر استقلال اور مداومت سے عمل کیا جائے۔

۸۔ Press یعنی اخبارات کے ایڈیٹرز پریس کے نمائندوں اور ملک کے معقول اور علم دوست شخصیتوں سے راہ ورسم اور دوستانہ تعلقات رکھنے بھی مبلغ کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔

۹۔ Priests یعنی دیگر مذاہب کے علماء اور پادریوں پنڈتوں اور اماموں وغیرہ سے بھی ملتے رہنا چاہیئے بلکہ ان سے ذاتی تعلقات بڑھا کر ان کی مدد کرنی اور انہیں اپنے زیر احسان رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سوائے اسکے کہ وہ متعصبانہ مخالفت اور کھلی شرارت پر اتر آئیں اور خواہ مخواہ لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلائیں تو ایسی صورت میں اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ مگر ایسی صورت میں بھی مقابلہ ہمیشہ مہذبانہ طور پر اور حکمت اور موعظت سے کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ Passport = پاسپورٹ یعنی ایک مبلغ کے پاس بیرونی ممالک میں ہمیشہ اپنا ملکی اور اَپ ٹو ڈیٹ پاسپورٹ موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے جس کے بغیر بیرونی ممالک میں ہر دم خطرہ ہی ہوتا ہے۔ پاسپورٹ لمبے سفر میں ساتھ رکھنا چاہیئے اور اس میں ہر ضروری ویزا وغیرہ کا مکمل اندراج بھی ہونا چاہیئے۔ پاسپورٹ کی میعاد ختم ہونے پر بے اعتنائی سے کام لینے کی وجہ سے بڑی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور دشمن کو بعض دفعہ موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ نقصان پہنچائے یا ملک سے نکلوا دے اسلئے میعاد ختم ہو جانے کے قریب ہو تو فوراً میعاد بڑھوانے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر پاسپورٹ ہی ختم ہونے والا ہو تو بھی فوراً نئے پاسپورٹ کے لئے متعلقہ محکمہ کو بروقت درخواست دینی چاہیئے یہ مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ پاسپورٹ کی حفاظت کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ پاسپورٹ گم ہو جانے سے بہت دقتیں بلکہ بعض دفعہ لاینحل مسائل پیش آجاتے ہیں اور نیا پاسپورٹ حاصل کرنے میں بڑی لمبی کوفت اور تگ ودو کرنی پڑتی ہے سفر میں پاسپورٹ ہینڈ بیگ میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اگر اپنی جیب میں رکھا جا سکے تو زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ ہینڈ بیگ وغیرہ بعض دفعہ چوری ہو جاتا ہے یا انسان خود اسے کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے۔

۱۱۔ Physician یعنی ڈاکٹر حکیم وغیرہ۔ ایک مشنری یا مبلغ کے لئے اپنے شہر یا علاقہ کے ڈاکٹروں سے تعارف اور پوری واقفیت بھی ایک ضروری امر ہے تاکہ وقت آنے پر مبلغ نہ صرف خود کسی ہمدرد اور ماہر ڈاکٹر سے علاج کرا سکے بلکہ اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کی بھی اس بارے میں صحیح امداد و رہنمائی کر سکے۔

۱۲۔ Pineapple یعنی اناناس کا پھل جو کہ مغربی افریقہ میں کثرت سے ہوتا ہے وہاں زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے اور جب کھایا جائے تو نہایت احتیاط سے چھیل کر اور اس کے کونے کانٹے وغیرہ نکال کر اور اچھی طرح صاف کرکے صرف گودا استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ لنگا قوں میں یہ پھل کثرت سے کھانے یا بے احتیاطی سے کھانے کی وجہ سے عموماً انتڑیوں میں زخم اور کرونک پیچش ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

۱۳۔ Prisons = جیل خانے۔ یعنی جس علاقہ میں بھی ایک مبلغ کا تقرر ہو وہاں کے جیلخانوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ متعلقہ حکام کے تعاون سے قیدیوں کو باقاعدہ تبلیغ کرنے کا پروگرام بنا کر انہیں خاص توجہ سے تبلیغ کی جائے۔ کیونکہ جرائم پیشہ لوگ اس امر کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ انہیں خدا کی باتیں اور جملہ جرائم کے نقصانات اور برے نتائج سے آگاہ کیا جائے اور ان کی روحانی بیماریوں کے مطابق ان کا علاج کیا جائے۔

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم نے حضرت الحاج نیر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی یہ Seven P میرے سامنے روایتاً بیان کرکے فرمایا کہ بطور مبلغ میں ان امور پر ہمیشہ کما حقہ کاربند ہونے کی کوشش کرتا ہوں اور میں نے تبلیغی میدان میں بفضلہ تعالےٰ ان امور کو بیحد مفید پایا ہے۔ اور خاکسار کا گذشتہ کئی سالہ تجربہ بھی اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے کہ ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ اسلام کی کامیابی کا راز ان امور پر کاربند ہونے اور انہیں اپنی تبلیغی زندگی میں اپنا موٹو بنا لینے میں ہے اور ان پر عمل کے بغیر انسان حقیقی طور پر مبلغ اسلام اور مجاہد فی سبیل اللہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی ٹھوس کام کر سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے آپ کو اسلام کے حقیقی اور سچے خادم اور کامیاب اور باعمل مبلغ ثابت کر سکیں۔ آمین

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

آہ! شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم

—— از مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج میرپور ——

الفضل سے مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی کے انتقال کی اطلاع ملی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وکل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام۔

مرحوم جواں سال تھے قابل تھے اور بہت نیک اور متقی تھے۔ ان کے ساتھ کچھ عرصہ لاہور کی مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل رہ کر کام کرنے کا موقع ملا۔ بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔ انتھک محنتی تھے کبھی ان کے ہاں جانے کا موقع ملا تو ہمیشہ کسی اخبار رسالہ یا کتاب کی تالیف میں منہمک نظر آتے کسی علمی مسئلہ سے متعلق الجھن پیش آئی تو حوالے دکھا کر تشفی کرتے۔ کسی وقت نادر کتاب کی ضرورت ہوتی تو کبھی بخل سے کام نہ لیتے بلکہ فوراً کتاب دے دیتے۔ مرحوم چلنے پھرنے سے کچھ معذور سے تھے لیکن جب کبھی دینی اجتماع میں شراکت کا موقع آتا اور سواری کا انتظام نہ ہو سکتا تو بلا جھجک پیدل چل پڑتے اور راستے کی طوالت ان کی دینی اجتماعوں میں شرکت کرنے میں مانع نہ ہوتی۔ بعض اوقات عشاء کے بعد پیدل گھر آنا پڑتا لیکن بڑی بشاشت سے حلقوں کا دورہ بھی کرتے اور مجالس عاملہ کے اجلاسوں میں بھی شریک ہوتے۔ لاہور میں منعقد ہونے والی لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس کے انچارج ہوتے تھے اور شب وروز کی کاوش سے اس کا انتظام کرتے اور سارا سارا دن نگرانی کی خاطر مسجد میں کاٹ دیتے۔ مرحوم علمی وسعت کے مالک تھے جہاں عربی کتب کا بے نظیر ترجمہ کرکے غیراز جماعت لوگوں سے خراج تحسین حاصل کیا وہاں سلسلہ کی لسانی اور قلمی خدمت بھی ہمیشہ جاری رکھی تقریر اور تحریر دونوں کا ملکہ تھا ان کے علمی مقالات بلاشبہ بڑے ٹھوس ہوتے اور نوجوان طبقہ کے لئے مشعل راہ ہوتے آپ نے دینی خدمت بھی کی اور دنیوی علمی تشنگی کو بھی فرو کیا۔ فروتنی اور انکساری ان کا طرۂ امتیاز تھا کبھی ناراض ہوتے اور جب کبھی کسی میں کوئی ناگوار پہلو دیکھتے تربیتی اور اصلاحی رنگ میں اسے متوجہ کرتے۔ کسی بات کو برا نہ مانتے، اغماض اور چشم پوشی سے کام لیتے شستہ مذاق کے مالک تھے۔ متقی اور صالح نوجوان تھے۔ علمی استعدادوں کا خزانہ انہیں اپنے والد گرامی جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی سے بلاشرکت غیرے ورثے میں ملا جسے انہوں نے اپنے والد محترم کے حین حیات علمی نخل کی آبیاری میں صرف کرنا شروع کیا افسوس علم وادب کا یہ چلتا پھرتا خزانہ بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ آنکھیں اشکبار ہیں اور دل سوگوار۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین کے مقام سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل سے ہمکنار فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نیک نمونہ

(مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے -/۱۵۰ روپیہ کا عطیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کی تعمیر کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس مد میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ بھجوایا ہے۔ اللہ تعالے اجزائے خیر دے۔ خصوصاً ہیڈ ماسٹر میاں محمد ابراہیم صاحب کو جن کی توجہ اکثر اس کار خیر کی طرف مرکوز رہتی ہے اور وہ سٹاف اور طلباء کو اس طرف متوجہ فرماتے رہتے ہیں۔

دیگر احمدی اداروں کے انچارج حضرات اور ان کے سٹاف و طلباء بھی یہی نیک نمونہ اختیار فرمائیں تو انشاء اللہ تعالے ہم اپنے مقدس امام جو اسلام و احمدیت کے غم میں عرصہ سے صاحب فراش ہیں کے اس عزم کو جلد عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت گنجیاں (قائد آباد) ضلع سرگودھا کی رسید بک ۱۲۵۶۳ گم ہو گئی ہے۔ کوئی دوست رسید بک مذکورہ بالا پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ (ناظر بیت المال۔ ربوہ)

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا لیکچر

مورخہ ۶۲/۱/۱۰ بروز بدھ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے جامعہ احمدیہ ہال میں ایک پُر از معلومات اور فاضلانہ لیکچر فرمایا۔ صدارت کے فرائض مکرم عبد الشکور صاحب نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے "توحید الٰہی از روئے بائیبل" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ عیسائیت کا موجودہ تصور یہی ہے کہ خدا کی ذات میں تین تشخصات (تین اقنوم) ہیں۔ اور یہ تینوں اپنی ذوات میں کامل ہیں۔

اس تصور کی تائید میں عیسائیت کی طرف سے پیش کئے جانے والے دلائل سے پیشتر آپ نے اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائیت کا یہ تصور یونانی فلسفہ کے اثر کا نتیجہ ہے جو مسیح علیہ السلام کے کئی سال بعد عیسائیت میں داخل ہوا۔ یہ تصور نہ بائیبل میں مذکور ہے اور نہ ہی حواریوں میں اس کا نشان پایا جاتا ہے۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام جن کی طرف یہ تصور منسوب کیا جاتا ہے واحد خدا کے وجود کے قائل تھے اور اناجیل کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ ازاں بعد آپ نے تفصیل کے ساتھ ان دلائل کا تذکرہ فرمایا جو مسیحیوں کی طرف سے اس تصور کی تائید میں پیش کئے جاتے ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عیسائی محققین کی طرف سے اب ایسے تراجم شائع ہوئے ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کو مظہر الٰہی قرار دیا گیا ہے اور یہ وہی تصور ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ بعض تراجم کا تذکرہ فرمایا۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ عیسائی حلقوں کی یہ بدلتی ہوئی روش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عین اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو آپ نے ان الفاظ میں فرمائی۔

؎ کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(بشیر احمد اختر قائم مقام سیکرٹری)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی زبیدہ بیگم مڈل فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں۔
(ظفر احمد خاں مدرس ساکن تونیکے ڈاکخانہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ)

(۲) بندہ کا بھائی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر جملہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے کرم اور رحم کے ساتھ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اکبر)

محمود آباد فارم میں پختہ مسجد کی تعمیر

یہ محض ہمارے رحیم و کریم خدا کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں محمود آباد فارم میں پختہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ مسجد ہذا کی بنیاد رمضان المبارک کے آخری دنوں میں رکھی گئی اور جلد سامان کی فراہمی شروع کی گئی۔ اس دوران میں کثرت باراں کی وجہ سے بنیادیں خراب ہو گئیں۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں دوبارہ بنیادیں کھودی گئیں۔ اور تعمیر شروع ہوئی اور یہ وسیع و عریض مسجد (۲۰ گز × ۱۲ گز) محض اللہ تعالے کے فضل سے دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں اس قابل تھی کہ جماعت نے اس میں ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء کو مکرم جناب سید داؤد مظفر شاہ صاحب پریذیڈنٹ کی اقتداء میں پہلا جمعہ ادا کیا۔ تین سال کے بعد جماعت کو ایک پختہ خانۂ خدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ۔ اس کے بعد اندر کا فرش مکمل کیا گیا اور ۱۹ دسمبر ۲½ بجے بعد دوپہر افتتاح کا وقت مقرر کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم جناب سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو جماعت نے الوداعی پارٹی دی۔ جس میں ڈاکٹر احمد دین صاحب کے علاوہ کنری کے چند اور معزز دوست بھی شریک تھے۔ طعام کے بعد مسجد میں شاہ صاحب موصوف کو الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا مختصر جواب شکریہ اور دعا کی درخواست سے انہوں نے دیا۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسجد کی تکمیل کا سہرا مکرم میاں داؤد مظفر شاہ صاحب کے سر ہے۔ جنہوں نے عزم و ہمت سے نامساعد حالات میں ایسی شاندار مسجد کھڑی کر دی ہے۔ جماعت بھی مبارکباد کی مستحق ہے۔ پھر اسلام میں مسجد کی اہم حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو اس کی آبادی کی طرف توجہ دلائی کہ مساجد کا آباد کرنا مومنوں کا کام ہے۔ تقریر کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد نماز ظہر و عصر مکرم ڈاکٹر صاحب نے پڑھائیں اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مسجد ہذا کی تعمیر کے دوران جماعت نے مسجد فرینکفورٹ جرمنی، مسجد محلہ دار النصر اور مسجد بدین کے لئے بھی چندہ دیا۔ مسجد کی تعمیر میں تمام بوڑھے بچے اور نوجوان انچارج صاحب اور منشی صاحبان و دیگر احباب نے پورے اخلاص اور شوق سے ۶۵ دفعہ وقار عمل میں حصہ لیا۔ اور دیگر کام کئے۔ بلکہ دسمبر میں جب افتتاح قریب تھا سخت سردی کی پرواہ نہ کی اور راتوں رات کنری سے ٹائلیں گاڑیوں پر لاد کر نوجوانوں نے چھت مکمل کرنے میں مدد دی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مالی امداد کے ضمن میں بھی جماعت نے نہایت اخلاص اور شوق سے حصہ لیا اور باوجود کثرت باراں اور ٹڈی کے پے در پے حملوں کے اور باوجود اس کے کہ سال میں نہایت ہی کم آمد ہوئی تھی احباب نے چندہ حسب وعدہ ادا کیا جس میں افراد عملہ و مزارعین برابر شریک ہیں۔ مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے (-/۶۰۰) چھ صد روپیہ دیا۔ اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ نے علاوہ نقد ادائیگی کے اپنے تحفوں کو بھی بدل کر مسجد کے لئے رقم دے دی۔ فجزاہم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

ابھی مسجد کا کچھ کام باقی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض فضل سے بقیہ کام پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہماری جماعت کی کمزوریاں دور کرے اور اس خانہ خدا کو ہمیشہ آباد رکھنے کی توفیق دے۔ نیز احباب اسٹیٹ کی بہبودی اور اچھی آمد کے لئے بھی دعا کریں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد فارم)

وعدہ جات وقف جدید جماعت لاہور

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب سیکرٹری وقف جدید لاہور نے مبلغ ۱۵۹۲-۲-۶۸ روپے کے وعدے بھجوائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالے احسن الجزاء۔ لکھتے ہیں کہ لاہور کے جملہ حلقہ جات سے وعدے لئے جا رہے ہیں۔ اللہم زد۔ اللہ تعالے احباب کرام کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا کرے اور دینی و دنیاوی ترقی و خوشحالی عطا کرے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کولمبو منصوبہ کے تحت برطانیہ نے پاکستان کو پونے تین کروڑ پونڈ کی امداد دی ہے

اٹھاسی پاکستانی طلباء برطانیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ کولمبو منصوبہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہوگئی

لنڈن۔ کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کی سالانہ رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ برطانیہ نے پاکستان کو گذشتہ دس برسوں میں سرمایہ کی شکل میں جو امداد دی اس کی مالیت دو کروڑ اسی لاکھ پونڈ ہے۔ مارچ ۱۹۶۱ء میں برطانیہ نے پاکستان کے ساتھ قرضے کے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے تھے جس کے تحت برطانیہ پاکستانی ریلوں کی ترقی کے لئے تیس لاکھ پونڈ قرض دے گا۔ پاکستان کے ۸۸ طلبہ سرکاری اور بلدیاتی نظم و نسق کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے اور طالبعلم سائنس، ایٹمی طبیعات اور کیمیا کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں

رپورٹ کے مطابق ۱۹۵۰ء سے اب تک برطانیہ نے کولمبو منصوبے کے ملکوں کے لئے ساڑھے سات کروڑ پونڈ کی امداد سرمایہ کی شکل میں مہیا کی ہے اس کے علاوہ اس نے مزید ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ کی امداد کے وعدے بھی کئے ہیں یہ رپورٹ آج شائع کی گئی ہے۔

کولمبو منصوبے کے تحت چھ برطانوی ماہر پاکستان بھیجے گئے ہیں۔ دو پروفیسروں کی خدمات پنجاب یونیورسٹی کو مہیا کی گئی ہیں اور ایک سٹیل رولنگ ملز نے رول ڈیزائنر کی خدمات حاصل کیں چاٹگام اور کھلنا کے لئے ماسٹر پلان تیار کرنے کے سلسلے میں مشاورتی کام قریباً ختم ہو چکا ہے اور فن تعمیر کے ایک مشیر نے اسلام آباد میں ایک قومی ہیلتھ لیبارٹری کا ابتدائی منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

کولمبو منصوبہ ۱۹۵۱ء میں معرض وجود میں آیا تھا۔ زیر بحث رپورٹ میں اس کی دس سالہ کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس عرصہ میں متعلقہ ملکوں نے منصوبے کے مقاصد کے حصول یعنی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور ان علاقوں میں قدرتی وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴) کے مطابق سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	زرضمانت	عرصہ تکمیل	تخمینہ لاگت
سرگودھا میں درجہ سوم کے دو یونٹ اور درجہ چہارم کے ۱۱ یونٹ خستہ حال کوارٹروں کی از سر نو تعمیر۔	۱۰۰۰/- روپے	۳۰ر جون ۱۹۶۲ء	۵۰،۰۰۰/- روپے

۲۔ ٹنڈر جو مقررہ ٹنڈر فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروالیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف و ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زربیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہونا چاہئیے بلحاظ دیگر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ تین علیحدہ علیحدہ نرخ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ درج کئے جائیں۔

ا۔ ارتھ ورک کے لئے۔

ب۔ صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹریل کے لئے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

انڈونیشی بحریہ کے ڈپٹی چیف اور ایک آبدوز کمانڈر جاں بحق ہو گئے

ان کی کشتی ولندیزی جہازوں کی فائرنگ سے غرق ہو گئی تھی (سرکاری اعلان)

جاکرتہ ۱۹ر جنوری۔ انڈونیشی وزارت دفاع کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی بحری فوج کے ڈپٹی چیف آف سٹاف اور تارپیڈو کشتی کے کمانڈر پیر کے روز سے لاپتہ ہیں اور خیال ہے کہ دونوں افسر ولندیزی بحری جہازوں کی فائرنگ کے باعث جاں بحق ہو گئے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بحری دستوں کی جھڑپ میں انڈونیشیا کی دو کشتیاں ڈوب گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کشتی جس کا نام "منجان ٹوٹل" تھا اور جس پر ڈپٹی چیف آف سٹاف سوار تھے۔ ولندیزی سمندری جہازوں کی فائرنگ سے آگ لگنے کے باعث غرق ہو گئی تھی۔

ڈپٹی چیف آف سٹاف اور تارپیڈو کشتی کے کمانڈر کو تلاش کرنے کی کوششیں بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ دونوں افسر اس حادثہ میں کام آئے ہیں

بحریہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ انڈونیشی سمندری اور ہوائی جہاز لاپتہ بحری افسر کی تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کا سراغ نہیں مل سکا کہا گیا ہے کہ ولندیزی بحریہ کے دستے ابھی تک اس علاقہ میں موجود ہیں —— انڈونیشی بحری فوج کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ پیر کے روز جو کشتی ولندیزی جہازوں سے جھڑپ میں ڈوبی گئی اس پر ایک سینئر بحری افسر کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ انڈونیشی کشتیاں کسی جنگی کارروائی کے لئے نہیں بلکہ عام گشتی ڈیوٹی پر روانہ ہوئی تھیں۔ کیونکہ ایسے حالات میں جبکہ ڈپٹی آف سٹاف خود ایک کشتی پر سوار تھے۔ گشت پر جانے والے انڈونیشی بحری دستے کو ان کی کمان کے تحت رکھنا ممکن نہ تھا۔

امریکہ کو پاکستان کی امداد

واشنگٹن ۱۹ر جنوری صدر کینیڈی نے آج کانگرس کو امریکہ کا جو نیا میزانیہ پیش کیا ہے اس میں ایک ایسی رقم بھی شامل ہے جو بڑی دلچسپی پیدا کر رہی ہے۔ اور جس کا ردعمل بھی خوشگوار ہے۔ یہ رقم حکومت پاکستان نے کراچی میں امریکی سفارت خانے کی تعمیر کے سلسلہ میں دی تھی یہ عطیہ پندرہ لاکھ روپیہ کے برابر ہے۔ حکومت پاکستان نے اظہار خیر سگالی کے طور پر یہ اقدام کیا تھا۔ قبل ازیں کسی ملک نے حکومت امریکہ کو کبھی اس قسم کا کوئی عطیہ نہیں دیا۔

دروپدی کا شہر

ڈیرہ اسماعیل خاں ۱۹ جنوری۔ محکمہ آثار قدیمہ نے زمانہ قبل از تاریخ کے ایک شہر کی کھدائی کا کام قریباً مکمل کر لیا ہے، یہ شہر ڈیرہ اسماعیل خاں سے ۳۸ میل شمال کی جانب واقع تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر دروپدی نے آباد کیا تھا جسے پانڈو جوئے میں ہار گئے تھے۔ کافر کوٹ کے نام سے مشہور یہ شہر تین پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے کھدائی کے دوران مندروں، ایک محل اور قلعہ کے آثار ملے ہیں۔ جو ہنوز بڑی اچھی حالت میں ہیں اور اس عہد کے اعلےٰ فن تعمیر کا پتہ دیتے ہیں۔ موہنجوڈیرو میں کھدائی کے دوران ایک تالاب کے آثار ملے تھے اسی قسم کا تالاب کافر کوٹ میں بھی ملا ہے۔

اس قدیم شہر کی تعمیر کچھ اس طرح کی گئی تھی کہ اس کے ایک طرف پہاڑیاں اور باقی تین اطراف میں پتھر کی سلوں سے بنی ہوئی فصلیں تھیں، پتھر کی ہر سل چھ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی تھی۔ فصیلوں پر چوکیاں بنی ہوئی تھیں۔ مشرقی فصیل کے بالکل متصل دریائے سندھ کا وسیع دھارا بہتا تھا۔

* قاہرہ ۱۹ر جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے پرسوں رات ایک فرمان جاری کیا جس کے تحت مصری شہریوں کے بعض طبقوں کو آئندہ دس سال کے لئے شہری اور سیاسی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے نئے فرمان کے تحت ان لوگوں کو ووٹ دینے کا حق بھی حاصل نہیں ہوگا۔ اگرچہ اس فرمان سے متاثر ہونیوالوں کی تعداد نہیں بتائی گئی۔

امریکہ چاند پر راکٹ پھینکگا

واشنگٹن ۱۹ر جنوری۔ امریکہ آئندہ چند روز میں چاند کی سطح پر ایک آلات بردار خلائی راکٹ پھینکے گا۔ اس راکٹ میں ایک ٹیلی ویژن کیمرہ بھی نصب ہوگا جو چاند کی سطح کی تصاویر زمین پر بھیجے گا۔ خلائی راکٹ کے اگلے حصہ میں ایک ۲۵ کلوگرام وزنی کیپسول ہوگا جسے چاند کی سطح پر اتارا جائے گا۔

ہر انسان کے لئے ایک

ضروری پیغام

بزبان اردو و انگریزی

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

سے کیا تعلق؟ اگر میں احمدی ہو کر گورنمنٹ سے اپنا حق مانگتا ہوں تو کیا اس سے عیسیٰ کی وفات ثابت ہو جائے گی؟ یا غیر احمدی اپنا حق مانگتا ہے تو اس سے حیات ثابت ہو سکے گی؟

یہ دنیا کا معاملہ ہے اس میں سب شریک ہیں اور سب کا یکساں فائدہ ہے۔ پس ہم کو ایسے معاملات میں بلا خیال فرقہ کے ایک ہو جانا چاہیئے تاکہ ہمارے مطالبہ میں قوت اور اثر پیدا ہو۔

سُنّی کو سب سے زیادہ پھر شیعہ کو پھر کو پھر اہل حدیث کو پس جب تک باوجود اختلاف کے مل کر نہ رہیں گے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ اختلاف مٹا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمۃ للعالمین وجود کے آنے پر بھی اختلاف رہا اس لئے کہ وہ طبعی چیز ہے۔ صحابہ میں بعض مسائل میں اختلاف ہوتا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جیسے عظیم الشان صحابہ میں بھی اختلاف ہوا مگر وہ فوراً صاف دل ہو گئے اس لئے اختلاف سے گھبرانا نہیں چاہیئے یہ اختلاف علماء صلحاء اور اولیاء میں ہوتے رہے ہیں اس کی پرواہ نہ کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف امتی رحمۃ فرما دیا تو اس سے ڈرنا اور گھبرانا کیوں؟ اختلاف کو رحمت بناؤ نہ کہ لعنت۔

اب میں بتاتا ہوں کہ یہ اختلاف رحمۃ کیوں ہے؟ دیکھو اگر سائنس دانوں میں اختلاف نہ ہوتا تو یہ ایجادات جو آئے دن ہو رہی ہیں اور جن سے ملک اور قوم کو نفع پہنچتا ہے کیونکہ ہوتیں۔ اسی اصول پر اگر امت میں رہ کر اختلاف کریں تو رحمۃ کا موجب ہوگا۔

اس نکتہ کو سمجھ لو۔ اگر تم باوجود اختلاف کے اتحاد کرو گے تو کیوں رحمۃ نہ ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کافر کہنے کا سوال ہے تو اتحاد کیسے ہو؟ میں کہتا ہوں یہ اعتراض غلط ہے۔

ایک شیعہ اگر منار پر چڑھ کر دس ہزار مرتبہ کافر کہے یا کوئی اور دوسرے کو کافر کہے تو اس سے اتحاد پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے جب میں ایک ہندو سے مل کر گورنمنٹ سے متحدہ قومیت کے نام سے حقوق کا مطالبہ کر سکتا ہوں تو کس قدر شرم کی بات ہوگی کہ ہم مختلف فرقوں کے مسلمان اتحاد اسلامی کے رنگ میں اسلامی حقوق کا مطالبہ نہ کر سکیں؟

کافر کو لوگ شاید گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ابھی بعض کوتاہیاں اس میں ہیں۔ ہندوؤں کو بھی اس لفظ سے دھوکا لگا ہے اور اسی لئے انہوں نے اپنے نئے مطالبات میں کافر نہ کہنے کا مطالبہ بھی درج کر دیا ہے۔

میں نے مسلمانوں کو بارہا اتحاد اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراض مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کر لیں۔

میں نے مسلمانوں کی جو سیاسی تعریف کی ہے اسے تمام دوسرے لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ پھر مسلمانوں پر تعجب ہوگا اگر وہ اس حقیقت پر غور نہ کریں۔

میری بات کو اچھی طرح سمجھ لو میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار نہیں دیتا اس سے اتحاد کر لو۔ قومی برکات اور انعام قومی اتحاد کی روح سے وابستہ ہیں۔ (لیکچر شملہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۵-۲۹)

محترمہ سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

بیٹی تھیں بلکہ خود بھی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ ہر چند کہ پیدائشی احمدی تھیں تاہم ۱۹۰۲ء میں انہوں نے خود بھی باقاعدہ بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ بہت نیک، صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار اور ہر آن ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والی خاتون تھیں۔ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور مبلغینِ سلسلہ کیلئے ہر وقت دعا گو رہنا آپ کا شیوہ تھا۔

---

۴ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے ابھی اس اصول پر عمل کرنا نہیں سیکھا۔ وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص اپنا عقیدہ اتحاد پر قربان نہیں کر سکتا بلکہ وہ عقیدہ پر ہر بات کو قربان کر دیتا ہے اس لئے اتحاد کے نام پر شیعوں سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ اصحاب ثلاثہ کے متعلق اپنا عقیدہ بدل لیں اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اپنا مذہب ترک کر کے سواد اعظم میں مدغم ہو جائیں جو ناممکن ہے۔ کیونکہ شیعہ مذہب کی تو بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو جائز نہیں سمجھتے۔ خواہ ان کا یہ عقیدہ ہمارے نزدیک غلط ہی ہو لیکن جب تک وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں ان سے اتحاد اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے ایسا عقیدہ رکھنے کے حق کو تسلیم کیا جائے۔

مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ آپکے اکلوتے فرزند ہیں انکے علاوہ مرحومہ نے ایک بیٹی سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں اور احباب جماعت کی دعاؤں کی محتاج ہیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ پر مرحومہ کے برادران محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ اور محترم جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب نیز مرحومہ کی بھتیجی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور خاندان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

"سپیشل ٹانک" (۴)

- ہر قسم کی کمزوری اور کمیٔ خون کا بہترین علاج
- طاقت کی بے نظیر دوا
- میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیوں کی صورت میں

قیمت ایک ماہ کورس -/۵ روپے پندرہ روزہ کورس ۲/۷۵ روپے خرچ ڈاک پیکنگ ۱/۱۶ پیسے اسکے علاوہ ایک درجن یا زیادہ خریدنے والوں کو ۵ فیصدی کمیشن۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ مورخہ ۸-۱-۶۲ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودہا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودہا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لاویں۔

۱۔	پہلا ٹائم	۳/۵۰ صبح
۲۔	دوسرا	۷/۵۰ ”
۳۔	تیسرا	۱۱/۲۵ ”
۴۔	چوتھا	۲/۳۰ بعد دوپہر
۵۔	پانچواں	۴/۱۵ ”
۶۔	آخری ٹائم	-/۷ رات

(جنرل منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

آپ کو مبارک ہو

یہ ہیں وہ الفاظ جو میرے ایک بزرگ سید آل رسول دوست (جنہوں نے نام کے اظہار کی اجازت نہیں دی) نے جلسہ کے بعد کہے آپ نے فرمایا:۔

"آپ کو مبارک ہو میں نے آپ کا نور کاجل سوا روپیہ میں خرید کر استعمال کیا اور دوسرے دو تین دوستوں نے اپنے اپنے کاجل مجھے تحفۃً دئے نور کاجل نور کا جل ہے اس کے مقابلہ میں دوسروں کی کوئی حیثیت ہی نہیں"

اس قسم کی رائے کا اظہار جلسہ سالانہ کے بعد قریباً ڈیڑھ صد احباب نے کیا ہے وجہ یہ کہ "نور کاجل" پیش کرنے میں ہم نے کسی کی نقالی نہیں کی بلکہ عرصہ قریباً ساٹھ سال ہزاروں افراد پر استعمال کرنے اور اسکے فوائد سے علیٰ وجہ البصیرت آگاہ ہونے کے بعد اسے پیش کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عام مارکیٹ میں آنے کے بعد بلا استثناء اسکی ہر شخص نے تعریف کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اسے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔

نور کاجل آنکھوں کے لئے مفید ترین متعدد جڑی بوٹیوں کا جوہر ہے جس سے آنکھیں خوبصورت اور چمکدار رہنے کے علاوہ بیماریوں سے محفوظ بھی رہتی ہیں۔ بچوں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ، دس آنہ

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ